403/23/11/16

Abstract of Ph.D Study

Name of the Research Scholar: Shahnewaz Faiyaz

Supervisor: Dr Nadim Ahmad

Department: Urdu Faculty of Humanities & Languages, Jamia Millia Islamia, New Delhi-110025

Title:"Gyan Chan Jain Ki Tahqiqi Khidmat"

ABSTARACT

گیان چند جین کا شمار ایسے عظیم ادیبوں میں ہوتا ہے، جنھوں نے اپنی زندگی کا نصف صدی سے زیادہ اردو زبان وادب کی خدمت کی نذر کیا۔ ان کی خدمات کا دائرہ کار بہت وسیع اور غیر معمولی ہے۔ اردو دنیا میں ان کی شناخت ایک استاد، محقق اور ماہر لسانیات کی ہے۔ ان کی تصانیف مختلف یونیورسٹیوں میں نصاب کی کتابوں کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ بلاشبہ ان کتابوں کو سند کا درجہ حاصل ہے۔ بالخصوص تحقیق سے وابستہ اساتذہ اور طلبہ میں ان کی تصانیف کی مقبولیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جو تحقیق میں مشعل راہ کا درجہ رکھتی ہیں اردو ادب کے مختلف نظریات، رجحانات اور تحریکات کے پیروکاروں میں یکساں مقبول ہیں۔

گیان چند جین کے تحقیقی کارنامے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ اردو کے ادیب بالخصوص تحقیق سے تعلق رکھنے والے گیان چند کی خدمات کو ضرور سراہتے ہیں۔ گیان چند جین کے ساٹھ سالہ تجربات کا نچوڑ ''تحقیق کا فن'' ہے۔ جو مسائل تحقیق پر ایک جامع اور مستند کتاب ہے۔ یہ کتاب گیان چند جین کے گہرے اور عمیق مطالعہ کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ ادبی تحقیق کے شرائط اور اصول وضوابط سے آگاہی کے ساتھ ساتھ گیان چند جین کی یہ تصنیف تحقیق کے میدان میں نئے آنے والوں کے لیے تحقیق کی اصل منزل، سمت اور آئین وآداب کا صحیح تصور پیش کرتی ہے۔ اور تحقیق کے صحیح علمی پس منظر کو ملحوظ رکھ کر اسے محض عیب بینی، نکتہ چینی اور سندیں حاصل کرنے کا وسیلہ نہیں بننے دیتے، بلکہ سنجیدگی اور علمی وقار کے ساتھ ادبی تحقیق کے معیار کو بلند اور اس کی روایت کو اور مستحکم، تابناک بنانے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

گیان چند جین نے اپنی لسانی تحقیقی تحریروں میں اردو کا رشتہ دیگر زبانوں کے ساتھ استوار کرنے اور علاقوں و علاقائی بولیوں کے مطالعہ سے جو باہمی اثرات کا ذکر کیا ہے اس سے اردو زبان اپنے علاقائی، تہذیبی و معاشرتی تناظر میں پوری طرح قابل فہم ہونے میں یقیناً مدد ملتی ہے۔ گیان چند جین کے ان موضوعات کی مثال کو سامنے رکھ کر ہم ماضی اور مستقبل

دونوں کے تقاضوں کے تحت لسانی مطالعہ اور جدید تحقیق کے در وا کر سکتے ہیں ۔وہ تمام عنوانات اور موضوعات جو گیان چند جین اوران جیسے کئی ماہرین لسانیات کے پیش نظر رہے ۔جدید علم لسانیات کے اصولوں کے تحت تحقیق کا موضوع بن سکتے ہیں ۔اور ساتھ ہی ساتھ جدید لسانیات کا شعور حاصل کر کے ایک تحقیق کا نہ صرف معاشرتی اور قومی تقاضوں کے تحت زبان کے مطالعہ کو وسعت دے سکتا ہے بلکہ اس سے قومی اور معاشرتی فوائد بھی حاصل کر سکتا ہے۔

گیان چند جین کی فنی مہارت میں ان کی عروض دانی کو ہر گز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔علم عروض پر ان کو عبور حاصل تھا۔''اقبال کے کلام کا اولین عروضی مطالعہ'' انھیں کا اعزاز ہے۔اردو عروض کی تشکیل میں ان کے مضامین اور ایک مختصر کتاب ''اردو کا اپنا عروض'' سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔مشہور ناول نگار اپندر ناتھ اشک محض اس بنیاد پر اپنے کلام (شاعری) کی اصلاح لیتے تھے کہ وہ ایک ماہر لسانیات اور عروض داں تھے۔گیان چند جین نے جس صنف پر قلم اٹھایا اس کے تمام تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے موضوع کے ساتھ مکمل انصاف کیا۔اور ایسا کام کوئی صاحب بصیرت اور ادراک رکھنے والا شخص ہی کر سکتا ہے۔گیان چند جین ایسے ادیب و محقق ہیں جو اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا ذکر برملا کرتے ہیں۔اپنی تحریروں میں انھوں نے جہاں کوئی غلطی کی، بعد میں معلوم ہونے پر اس کا اعتراف ضرور کیا اور ایک محقق کی اہم نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے۔

گیان چند جین لسانیات کے باب میں اردو کو ہندی کے قریب لانا چاہتے تھے ۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندی کے مقابلے میں لسانیات کے حوالے سے اردو میں کم کام ہوئے ہیں ۔اسی لیے گیان چند جین اردو لسانیات کو ہندی لسانیات سے پچیس سال پیچھے تصور کرتے ہیں ۔اسی پچیس سال پیچھے کو سامنے رکھ کر انھوں نے اردو لسانیات میں نت نئے تجربے کیے۔تاکہ اردو لسانیات ہندی لسانیات کے دوش بدوش کھڑی ہو سکے۔اور یہ ایک آدمی سے ممکن نہیں۔پھر بھی انھوں نے اپنی طرف سے کوشش کی، کچھ میں کامیاب ہوئے اور کچھ حصے پر لوگوں نے تنقید بھی کی۔وہ اپنی زندگی کے آخر تک زبان اردو کی ترویج و اشاعت میں لگے رہے۔اردو کو ہندی کے ہم پلہ بنانے کے لیے گیان چند جین نے نہ صرف ہندی لسانیات کا جائزہ لیا ہے بلکہ مغربی ماہر لسانیات کو بھی اپنی تحریروں میں جگہ دی۔اور لسانیات کے حوالے سے ان لوگوں کے پیش کردہ اصولوں سے اردو قارئین کو آگاہ کیا۔گیان چند جین نے صوتیات، املا، صرف و نحو اور لفظیات کے موضوع پر گراں قدر کام کیا۔اردو تحقیق میں تقریباً ہر صنف پر ان کی تحقیقی و تنقیدی تحریریں جدید تحقیق کے میدان میں مشعل راہ ہیں۔اور آنے والی نسلیں بھی ان کی تحقیق و تنقید سے مستفید ہوتی رہیں گی۔موجودہ زمانے میں کسی بھی فن یا صنف پر تحقیق کرتے وقت گیان چند جین کی تحقیقی تصانیف کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔کم از کم انھوں نے تحقیق کے فن پر جو گراں قدر کارنامہ انجام دیا ہے، تحقیق کی پر خار وادی میں قدم رکھنے سے پہلے اس سے ضرور مستفید ہوگا۔یہ وہ کتاب ہے جس سے پر خار وادی (تحقیق) کو ہموار کیا جا سکتا ہے۔اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ گیان چند جین کے علم سے اردو ادب کل بھی روشن تھا اور آئندہ بھی روشن رہے گا۔

○